کیا شیخ محمد بن عبد الوہابؒ نے خلافتِ عثمانیہ کے خلاف خروج کیا اور اس کے سقوط کا سبب بنے؟

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: شعبہ علمی اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

هل خرج الشيخ محمد بن عبد الوهاب على الخلافة العثمانية وكان سبباً في سقوطها؟

[الأُردية – اُردو – Urdu]

فتوى: القسم العلمي بموقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق: شفيق الرحمن ضياء الله المدني

9243 : کیا شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے خلافتِ عثمانیہ کے خلاف خروج کیا اور اس کے سقوط کا سبب بنے؟

سوال: بعض لوگ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ کی بے عزتی کرتے ہیں اور یہ تہمت لگاتے ہیں کہ انہوں نے خلافت عثمانیہ اور خلیفۃ المسلمین کے خلاف خروج کیا تھا، اس لیے وہ مسلمانوں کے دشمن ہیں، اوران کا جدال و بحث اسی مسئلہ کی ارد گرد ہی گھومتا ہے، توکیا یہ صحیح ہے؟
اور یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ کوئی بھی شخص امیر المومنین کے خلاف لڑائی کرے باوجود یہ کہ وہ

خلیفہ نماز پڑھتا اور زکاۃ وغیرہ بھی ادا کرتا ہو؟

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ انہوں نے انگریز فوج کے ساتھ اتفاق کیا تھا اور ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف لڑائی کی ۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے اس تاریخی مسئلہ کا مفصل جواب دیں گے اور میرے لیے اس بات کی وضاحت کریں گے کہ ہم کسے سچا مانیں؟

بتاریخ 2004-01-09 کو نشر کیا گیا

جواب

الحمد للہ:

دنیا میں جو شخص بھی خیر و بھلائی کا کام کرے اس کے انسانوں اور جناتوں میں دشمن بہت ہوتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکے۔

زمانہ قدیم سے علماء کرام کے بھی دشمن اور مخالف پائے جاتے رہے ہیں اورخاص کر حق کی دعوت دینے والوں کو تو لوگوں کی بہت ہی سخت قسم کی دشمنی کا سامنا کرنا پڑا۔

اس کی مثال شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے بعض حاسدین کی طرف سے بہت تکلیف اٹھائی، بلکہ ان حاسدین نے تو ان کے قتل کرنے کو بھی

حلال ٹھہرا دیا، اور کچھ نے ان پر گمراہ اور مرتد ہونے کی تہمت لگائی۔

اور شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمۃ اللہ علیہ بھی ان مظلوم علماء کرام میں سے ایک تھے جن کے بارے میں لوگوں نے فتنہ پھیلانے کے لیے بغیر علم کے بہت کچھ کہا اور اس کام پر انہیں صرف حسد و بغض اور اپنے اندر بدعات کے رچ بس جانے کے علاوہ کسی اور چیز نے نہیں ابھارا، یا پھر اس کا سبب جہالت اور خواہش پرستوں کی تقلید تھی۔

آپ کی خدمت میں ہم شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق موجود بعض شبہات اور ان کا رد پیش کرتے ہیں:

شیخ عبد العزیز عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

"سلفی دعوت کے کچھ مخالفین کا دعوی ہے کہ شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج کیا اور جماعت میں افتراق کا باعث بنے اور سمع و اطاعت کو ختم کر کے رکھ دیا"۔

دیکھیں کتاب :(دعاوی المناوئین لدعوۃ الشیخ محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ، ص : 233)

اور ایک دوسری کتاب میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

"اور " عبد القدیم زلّوم " کا دعوی ہے کہ وہابیوں کی دعوت کا ظاہر ہونا ہی خلافت عثمانیہ کے سقوط کا سبب تھا۔

اور اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ: دولت اسلامیہ میں وہابیوں نے محمد بن سعود اور پھر اس کے بیٹے عبد العزیز کی زیر قیادت شورش بپا کی تو برطانیہ نے انہیں مال و اسلحہ مہیا کیا ،اور ان کی یہ شورش سلطان و خلیفہ کے ماتحت بلاد اسلامیہ پر قبضہ کرنے کے لیے مذہبی اساس پر تھی۔

یعنی انہوں نے انگریز کے تعاون اور اس کے ابھارنے کی بنا پر خلیفہ کے مقابلہ میں تلوار اٹھائی اور اسلامی لشکر سے لڑائی کی جو کہ امیر المومنین کا لشکر تھا"۔

دیکھیں کتاب: (کیف ھدمت الخلافۃ؟ " خلافت کا خاتمہ کیسے ہوا"، ص: ۱۰)۔

خلافت اور سلطنتِ عثمانیہ کے خلاف محمد بن عبد الوہابؒ کے خروج کے بارے میں پائے جانے والے شبہات کا جواب ذکر کرنے سے قبل مناسب ہے کہ ہم شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفۃ اور ائمۃ المسلمین کی سمع واطاعت کے بارے میں عقیدہ ذکر کر دیں۔

ان کا عقیدہ یہ تھا کہ خلیفہ اور امیر چاہے نیک و صالح ہو یا پھر فاسق و فاجر، جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دے اس کی سمع واطاعت واجب ہے اس لیے کہ اطاعت صرف اور صرف نیکی کے کام میں ہوتی ہے۔

شیخ امام محمد بن عبد الوہابؒ اہل قصیم کے نام بھیجے گئے اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ:

"میرا عقیدہ ہے کہ امام المسلمین کی سمع واطاعت کرنی چاہیے چاہے وہ امام نیک وصالح ہو یا پھر فاسق وفاجر، جب تک وہ نیکی کا حکم دیتا رہے اس کی اطاعت واجب ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کی معصیت کا حکم دے تو اس میں اس کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔

اور جو خلیفہ بنا دیا جائے اور لوگ اس پر راضی ہوں اور لوگ اس کے پاس جمع ہو جائیں، یا وہ تلوار کے زور سے ان پر غالب ہو حتیٰ کہ وہ خلیفہ بن جائے تو اس

کی اطاعت واجب ہے اور اس کے خلاف خروج کرنا حرام ہے۔" دیکھیں کتاب: (مجموع مؤلفات الشیخ (۵ /۱۱)

اور ایک دوسری جگہ پر شیخ کہتے ہیں :

"اجتماعیت کی تکمیل میں یہ بھی شامل ہے کہ جو بھی ہم پر امیر بنا دیا جائے ہم اس کی سمع واطاعت کریں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو"۔ (مجموع مؤلفات الشیخ (۱ / ۳۹۴) بحوالہ: دعاوی المناوئین (۲۳۳ - ۲۳۴)۔

اور شیخ عبد العزیز عبد اللطیف کہتے ہیں :

"اور اس مختصر سے نوٹ کے بعد کہ جس میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ائمۃ المسلمین چاہے وہ نیک ہو یا فاجر جب تک وہ

اللہ تعالی کی معصیت کا حکم نہ دے اس کی سمع وطاعت کے وجوب کا عقیدہ سامنے رکھا گیا ہے۔

تو اب ہم اس اہم مسئلہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو اس شبہ کا جواب ہے، یہاں ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ :

"کیا "نجد" جو اس دعوت کا محل اور وطن تھا اور جہاں پر یہ (دعوت) پروان چڑھی تھی دولت عثمانیہ کے ماتحت تھا؟"

ڈاکٹر صالح عبود اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں :

"نجد تک عمومی طور پر خلافت عثمانیہ کا نفوذ ہی نہیں ہوا اور نہ ہی اس کی حکومت وہاں تک آئی اور نہ ہی وہاں پر

کوئی خلافت عثمانیہ کی طرف سے گورنر ہی مقرر ہوا، اور جب شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کا ظہور ہوا تو اس وقت ترکی حکومت کی کوئی فوج بھی وہاں نہیں تھی۔

اس تاریخی حقیقت کی دلیل دولت عثمانیہ کی ادارتی تقسیمات کا استقرار بھی ہیں جن میں سے ایک ترکی لیٹر جس کا مضمون "آل عثمان کے دیوانی رجسٹر میں قوانین کے مضامین "ہے یعنی دیوانی رجسٹر میں آل عثمان کے قوانین، جسے یمین افندی نے تالیف کیا ہے جو کہ خاقانی دفتر کا ۱۰۱۸ھ موافق ۱۶۰۹ میلادی میں خزانچی تھا۔ تو اس خط سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گیارہ ہجری کے اوائل

میں دولت عثمانیہ بتیس ۳۲ حکومتوں میں منقسم تھی جن میں چودہ عرب حکومتیں تھیں جن میں نجد شامل نہیں تھا سوائے احساء کا علاقہ اگر ہم اسے نجد میں شمار کریں تو... دیکھیں کتاب :(عقیدہ الشیخ محمد بن عبدالوھاب واثرھا فی العالم الاسلامی (غیر مطبوع) (۱ / ۲۷)۔

اور ڈاکٹر عبد اللہ عثیمین کا کہنا ہے :

"اور جو کچھ بھی ہو بہر حال نجد نے شیخ محمد بن عبدالوھابؒ کی دعوت کے ظہور سے قبل عثمانیوں کا نفوذ مباشر نہیں دیکھا، اور اسی طرح نجد نے کسی طرف سے بھی کوئی قوی نفوذ نہیں دیکھا جو وہاں کے حوادث پر اپنا وجود بر قرار رکھے ،اس کے اطراف میں نہ تو بنو جبر کا

نفوذ تھا یا پھر بنو خالد اور نہ ہی اس کے کسی سمت میں اشراف کے نفوذ نے کوئی سیاسی استقرار قائم کیا، بلکہ نجدی علاقوں کی جنگیں اور لڑائیاں قائم رہیں اور ان کے مختلف قبائل کے درمیان جنگ وجدال بہت تیزی سے چلتا رہا“۔

دیکھیں: (محمد بن عبد الوهاب حياته وفكره ص (١١) بحوالہ دعاوی المناوئين" (٢٣٤ – ٢٣٥)۔

اس مضمون اور بحث کو مکمل کرنے کے لیے ہم علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ بن بازؒ کا اس اعتراض کے بارے میں جواب ذکر کرتے ہیں:

"میرے علم اور اعتقاد کے مطابق شیخ محمد بن عبد الوھابؒ نے سلطنت خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج نہیں کیا، اور پھر نجد میں ترکیوں کی تو امارت و اقتدار ہی نہیں تھی بلکہ نجد کے علاقے میں چھوٹی چھوٹی امارتیں اور بہت سی بستیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

اور ان میں سے ہر ایک شہر یا علاقے اور بستی پر چاہے وہ جتنی بھی چھوٹی تھی امارت قائم تھی اور ایک مستقل امیر تھا۔۔۔ اور ان امارتوں کے درمیان لڑائیاں اور جنگیں اور اختلافات رہتے تھے، اور شیخ محمد بن عبد الوھابؒ نے خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج نہیں کیا۔

بلکہ ان کا خروج تو اپنے علاقے میں ان غلط اور فاسد حالات کے متعلق تھا جو پیدا ہو چکے تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کیا اور اس کا حق بھی ادا کیا اور اس میں صبر کیا حتیٰ کہ اس دعوت کا نور اور روشنی دوسرے شہروں اور علاقوں تک جا پہنچی"۔ (کیسٹوں پر ریکارڈ کردہ مذاکرہ بحوالہ: دعاوی المناوئین ص: ۲۳۷)

ڈاکٹر عجیل النشمی کہتے ہیں:

"شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں خلافت عثمانیہ کی جانب سے نہ تو قابل ذکر اختلاف ہوا اور نہ کسی قسم کی کوئی کبیدگی و خفگی ظاہر ہوئی اور نہ ہی خلافت عثمانیہ نے کسی ساکن کو متحرک کیا حالانکہ ان

کی زندگی میں خلافت عثمانیہ کے مسلسل چار حکمراں ہوئے۔۔۔"۔ دیکھیں میگزین:("المجتمع" عدد نمبر: ۵۱۰)

اوپر جو کچھ بیان کیا گیا وہ خلافت عثمانیہ کے بارے میں شیخ کے تصوّر کا بالکل عکس پیش کرتا ہے تو پھر شیخ محمد بن عبدالوھابؒ کی دعوت کی تصویر خلافت عثمانیہ کے پاس کیسی ہو گی؟

ڈاکٹر نشمی اس سوال کے جواب میں کہتے ہیں :

"شیخ محمد بن عبدالوھابؒ کی تحریک کی تصویر کو خلافت عثمانیہ کے ہاں غلط رنگ دیا گیا اسی لئے دولت عثمانیہ نے

شیخ محمد بن عبد الوھابؒ کی تحریک دعوت کے خلاف عداوت کا رویہ اختیار کرلیا، اور اس معاندانہ روش کی وجہ حجاز یا پھر بغداد کے گورنروں کے ارسال کردہ رپورٹز تھے یا پھر ان افراد کی بنا پر جو کچھ خبریں لے کر "استانہ" پہنچتے تھے"۔ دیکھیں میگزین :("المجتمع" عدد نمبر (۵۰۴)بحوالہ دعاوی المناوئین ص(۲۳۸ – ۲۳۹)

اور زلّوم کا یہ دعویٰ کہ شیخ محمد بن عبد الوھابؒ کی دعوت ہی خلافت عثمانیہ کے سقوط کا سبب بنی ، اور انگریز نے خلافت عثمانیہ کے سقوط میں وہابیوں کی مدد وتعاون کیا :

تو اس لمبے چوڑے دعویٰ کے جواب میں محمود مھدی استنبولی کا کہنا ہے :

"اس دعویٰ کے لکھنے والے پر ضروری تھا کہ وہ اپنی اس رائے کے ثبوت میں دلائل بھی پیش کرتا، اس لئے کہ زمانہ قدیم میں کسی شاعر نے کہا تھا :

اور جب دعویٰ کرنے والا اپنے دعویٰ پر کوئی بالنص دلیل قائم نہ کر سکے تو وہ اس کے بے وقوفی کی دلیل ہے

۔

اور یہ بھی علم رہے کہ تاریخ اس بات کا تذکرہ کرتی ہے کہ ان انگریزوں نے تو عالم اسلام کی بیداری کے خوف سے اس دعوت کی ابتدا ہی سے مخالفت کی تھی۔

دیکھیں کتاب: (الشیخ محمد بن عبدالوهاب فی مرآة الشرق والغرب ص (۲۴۰) (شیخ محمد بن عبدالوہاب مشرق ومغرب کے آئینہ میں)۔

اوران کا یہ بھی کہنا ہے کہ:

”اور یہ ایک عجیب و غریب اوررلانے والی مضحکہ خیز بات ہے کہ یہ پروفیسر صاحب شیخ محمد بن عبدالوھابؒ کی تحریک پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ خلافت عثمانیہ کے سقوط کا سبب ہے جبکہ یہ علم ہونا چاہیے کہ یہ تحریک ۱۸۱۱ عیسوی میں قائم ہوئی اور خلافت عثمانیہ کا سقوط ۱۹۲۲ عیسوی میں ہوا“۔(حوالہ سابق ص: ٦۴)۔

انگریز کا وہابی تحریک کے خلاف ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ انہوں نے ابراھیم پاشا کو وہابیوں کے خلاف درعیہ کی لڑائی میں کامیابی حاصل کرنے پر مبارکباد دینے کے لیے کیپٹن فورسٹر سیڈلر کو بھیجا تھا۔

اس پر مستزاد یہ کہ ان کا اس برطانوی تحریک کے ساتھ میلان پایا جاتا تھا جو کہ انہوں نے خلیج میں وہابی اعمال کو کم کرنے لیے قائم کر رکھی تھی۔

بلکہ اس لیٹر میں تو حکوت برطانیہ اور ابراہیم پاشا کے درمیان وہابیوں کے نفوذ کی مکمل سرکوبی کرنے پر اتفاق کی رغبت کا اظہار کیا گیا ہے۔

اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب کہتے ہیں :

"ہندوستان میں انگریز نے شیخ محمد بن عبد الوھابؒ کے مخالف حالات کو ایک فرصت اور سنہری موقع سمجھتے ہوئے اپنے مخالفین کو وہابی کہنا شروع کر دیا اور اپنے خلاف اٹھنے والی تحریک کو وہابیت کا نام دیا ،اور اسی طرح انگریز نے علماء دیوبند کو بھی انگریز کی مخالفت کرنے کی بنا پر وہابی کہنا شروع کیا اور ان پر تنگی شروع کردی"۔ دیکھیں کتاب: (دعایات مفتقۃ ضد الشیخ محمد بن عبد الوھاب ص (۱۰۵ - ۱۰۶))(شیخ محمد بن عبد الوھاب کے خلاف بڑے بڑے الزامات)۔

ان مختلف بیانات اور شیخ محمد بن عبد الوہابؒ کی مؤلفات ورسائل کے واضح علمی دلائل وبراھین سے اس شبہ کی جھوٹ وبطلان اور کھوٹا پن منکشف ہو جاتا ہے، اسی طرح انصاف پسند مؤرخین کے تاریخی حقائق سے بھی اس شبہ کا بطلان واضح ہو جاتا ہے" (دعاوی المناوئین ص: ۲۳۹ - ۲۴۰)۔

آخر میں ہم شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں زبان درازی کرنے والے ہر شخص کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی اس حرکت سے باز آجائے اور اپنے ہر معاملات میں اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرے۔

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر کے اسے سیدھی راہ کی ہدایت دیدے۔

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

IslamHouse.com